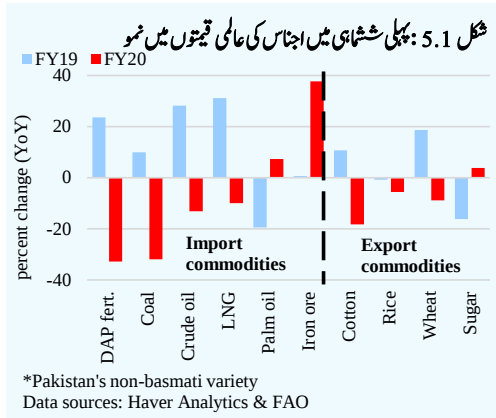


5 بیرونی شعبہ

5.1 عمومی جائزہ

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کے توازنِ ادائیگی کی صورتِ حال میں قابلِ ذکر بہتری آئی، جاری حسابات کا خسارہ کم ہو کر چھ سال کی پست سطح پر آگیا جس کی اہم وجہ درآمدی ادائیگیوں میں نمایاں تخفیف اور برآمدات اور ترسیلات سے ہونے والی وصولیوں میں معمولی بحالی تھی۔ خسارے جو پہلے کے مقابلے میں کم ہو چکا تھا، دستیاب مالی رقوم سے پورا کیا گیا۔ ان مالی رقوم میں آئی ایم ایف کی دو قسطیں، آئی ایم ایف آئی کی رقوم میں بحالی، اور ملکی کرنسی کی قرضہ تمسکات میں جز دانی رقوم کی معقول آمد شامل تھی۔¹

ان رقوم سے یہ فائدہ ہوا کہ پاکستان جاری حسابات میں موجود فرق کو روکنے کے ساتھ ساتھ زرمبادلہ کے ذخائر پر بوجھ ڈالے بغیر بھاری رقوم کی ادائیگی کے قابل ہو گیا۔ درحقیقت اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر دسمبر 2019ء کے اواخر تک 20 ماہ کی بلند سطح پر جانچے جبکہ اس دوران ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر 3.4 فیصد بڑھ گئی (جدول 5.1)۔

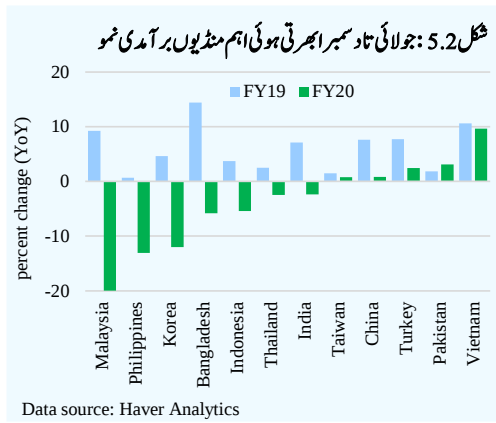


جاری حسابات کے خسارے میں نمایاں کمی دراصل اقتصادی استحکام کے ان اقدامات کے اثرات ہیں جو گزشتہ سال کے دوران کیے گئے، اور ان اقدامات سے غیر توانائی اور توانائی کی مصنوعات کی ایک وسیع رینج کی درآمدی طلب میں نمایاں کمی واقع ہوئی۔ ملکی کاروں کی فروخت میں جاری تخفیف خاصی نمایاں ہے کیونکہ اس نے نہ صرف کار ساز اداروں کی درآمدی پرزوں کے لیے طلب پر اثر ڈالا بلکہ درآمدی خام مال اور تیار مصنوعات کے لیے فولاد کی صنعت کی طلب میں بھی کمی کر دی۔ ان ضوابطی اقدامات نے بھی ٹرانسپورٹ اور فولاد کی

¹ مجموعی اعتبار سے سرکاری رقوم کی آمد کے اہم ذرائع یہ تھے: ایشیائی ترقیاتی بینک (2.1 ارب ڈالر)، تجارتی قرض گیری (1.8 ارب ڈالر)، آئی ایم ایف (1.5 ارب ڈالر)، اور ٹی بلز اور پی آئی بیز میں جز دانی سرمایہ کاری (1.5 ارب ڈالر)۔ بڑی ادائیگیوں میں یہ چیزیں شامل ہیں: 1.0 ارب ڈالر کے مسکوک، چین کے ایک بینک کو 767 ملین ڈالر تجارتی قرضہ، اور 500 ملین ڈالر کے ڈپازٹس جو قطر نے گزشتہ سال رکھوائے تھے۔

درآمدات مزید کم کر دیں: روس اور کینیڈا سے تیار فولادی مصنوعات کی درآمد پر اینٹی ڈیپنڈنگ ڈیوٹیز کا نفاذ، اور پرانی کاروں کی درآمد پر جاری پابندیاں۔

دریں اثنا، اجناس کے پست عالمی نرخوں نے بھی درآمدی ادائیگیاں کم کرانے میں ایک اہم کردار ادا کیا (شکل 5.1)، خاص طور پر توانائی کے گروپ کی اجناس کی ادائیگیاں۔ ایل این جی، کونسل اور پیٹرول جیسے ایندھن کے درآمدی حجم میں اضافے کے باوجود توانائی کی درآمدی ادائیگیاں کم ہو گئیں اور وہ تین سال کی پست سطح پر آگئیں کیونکہ تیل کی اوسط بین الاقوامی قیمتوں میں 15.3 فیصد کی سال بسال کمی واقع ہوئی تھی۔ توانائی کے ذرائع اپنانے میں بطور پالیسی کونسل اور ایل این جی کی طرف مائل ہونے اور فرنس آئل سے گریز کے نتیجے میں توانائی کی درآمدات پر اثرات پڑے اور خام تیل اور پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات کم ہو گئیں (سیکشن 5.5)۔²

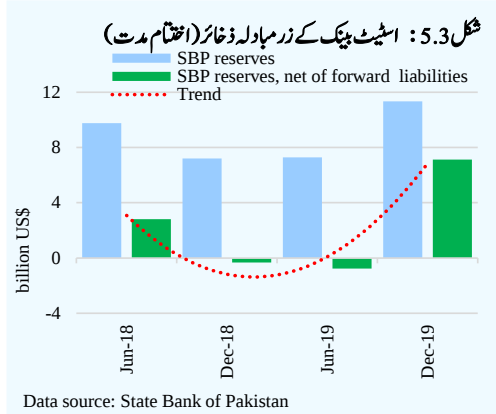


دوسرا پہلو یہ ہے کہ بین الاقوامی سطح پر پست قیمتوں کی وجہ سے پاکستان سمیت بہت سی ابھرتی ہوئی منڈیوں (شکل 5.2) کی برآمدی آمدنی گھٹ بھی گئی ہے۔ پاکستان کی اہم برآمدات ٹیکسٹائل اور چاول ہیں جن کی اکائی قیمتیں مسلسل گر رہی ہیں جس سے برآمدی آمدنی کم ہو رہی ہیں۔ مزید برآں، عالمی معیشت میں سست روی نے ابھرتی ہوئی منڈیوں کی برآمدی کارکردگی کو بھی متاثر کیا۔³ تاہم پاکستان نے ان دشواریوں پر قابو پایا اور ٹیکسٹائل اور چاول کے معاملے میں برآمدی حجم میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا کیونکہ برآمد کنندگان نے اہم ممالک میں

اپنا حصہ بڑھانے میں کامیابی حاصل کی۔ ٹیکسٹائل کے سلسلے میں پاکستانی برآمد کنندگان کو دراصل تجارتی کشیدگی کے ضمن میں امریکی منڈیوں سے چین کی پسپائی کا فائدہ ہوا (سیکشن 5.5)، اور یورپی یونین میں رعایتی رسائی بھی برقرار رہی۔ چاول کے معاملے میں بھی افریقہ، مشرق وسطیٰ اور یورپ کی اہم منڈیوں میں پاکستان کا حصہ برآمدی حجم میں اضافے کے باعث بڑھ گیا۔

² بجلی سازی کے شعبے میں فرنس آئل کی طلب مسلسل گر رہی ہے چنانچہ ریفرنزیوں میں فرنس آئل کا اسٹاک جمع ہوتا جا رہا ہے۔ ذخائر میں مزید اضافے کو روکنے کے لیے ریفرنزیوں نے اپنی عملی استعداد کم کر لی ہے چنانچہ خام تیل کی طلب بھی گھٹ گئی ہے۔

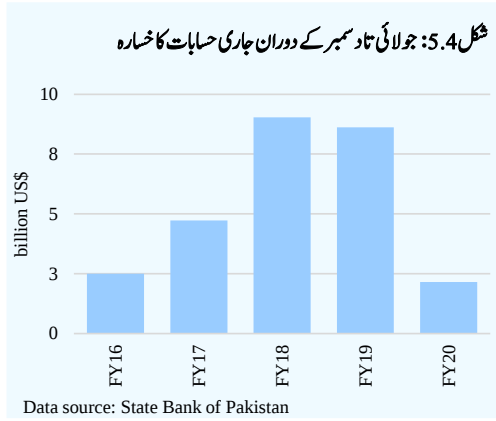
³ عالمی اقتصادی نمو 2019ء میں سست ہو کر 2.9 فیصد رہ گئی جو 2018ء میں 3.6 فیصد تھی (ماخذ: آئی ایم ایف کا عالمی اقتصادی منظر نامہ، جنوری 2020ء)۔



پوزیشن کو تسلی بخش بنانے میں مدد ملی (شکل 5.3)، جس سے اس چھ ماہ کے عرصے کے دوران مستقبل کے خالص واجبات میں 3.8 ارب ڈالر کی کمی واقع ہوئی۔

5.2 جاری کھاتہ

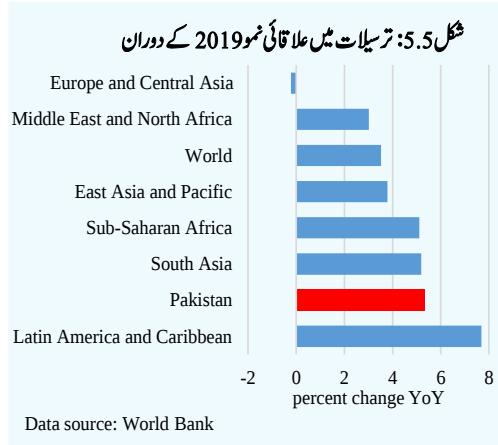
درآمدی ادائیگیوں میں تیزی سے کمی، اور برآمدات اور ترسیلات میں حوصلہ افزا نمونے سے جاری کھاتے کا مجموعی خسارہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران کم ہو کر گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران ہونے والے خسارے کا تقریباً ایک چوتھائی رہ گیا (شکل 5.4)۔ برآمدات اور ترسیلات دونوں سے ہونے والی وصولیوں میں دوسری سہ ماہی کے دوران تقریباً 8 فیصد نمو دیکھی گئی اور مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے کے خسارے میں تخفیف لانے میں مدد ملی۔ تاہم بنیادی آمدنی میں نسبتاً بلند خسارہ درج ہوا کیونکہ اس مدت کے دوران منافع کی واپسی اور سودی ادائیگیاں دونوں بڑھ گئیں۔



کارکنوں کی ترسیلات

عالمی ترسیلات کے بہاؤ میں نمو گزشتہ سال کی نسبت 2019ء میں خاصی سست ہو گئی۔ اس میں کئی عوامل نے اپنا کردار ادا کیا، جیسے ترقی یافتہ ملکوں میں گرتی ہوئی نمو، تیل کی پست قیمتیں اور تیل پیدا کرنے والے بعض ملکوں کی کرنسیوں کا ڈالر کے مقابلے میں کمزور پڑنا، چنانچہ ترسیلات کے بہاؤ کی ڈالر میں مالیت کم ہو گئی۔⁴

⁴ عالمی بینک نے تخمینہ لگایا ہے کہ پست اور متوسط آمدن والے ملکوں کو ترسیلات کا لگ بھگ نصف بہاؤ امریکی ڈالر میں ہوتا ہے اور ماخذ والے متعدد ملکوں کی کرنسیاں ڈالر کے مقابلے میں دوران سال کمزور ہوئیں۔



پاکستان بچنے والی ترسیلات میں 2018ء میں 6.9 فیصد نمو ہوئی تھی جو 2019ء میں کم ہو کر 5.3 فیصد رہ گئی۔ سست روی کے باوجود ترسیلات میں یہ نمو دوسرے ملکوں اور علاقوں کے ساتھ موازنہ کرنے پر معقول معلوم ہوتی ہے (شکل 5.5)۔⁵

تاہم مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران کارکنوں کی ترسیلات میں 3.3 فیصد نمو ہوئی۔ اس کی وجوہات یہ ہیں: (i) ملازمت کے لیے بیرون ملک جانے والے پاکستانیوں کی تعداد میں اضافہ (جدول 5.2)، (ii) خلیجی ملکوں میں تیل کے ذرائع

سے ہٹ کر جی ڈی پی میں بلند نمو کی بنا پر بہتر اقتصادی حالات،⁶ (iii) اوپن مارکیٹ کے مقابلے میں بین البینک مارکیٹ میں مسابقتی شرح مبادلہ، کیونکہ پہلی ششماہی کے بیشتر عرصے میں کرب پر پییم منفی رہا، اور (iv) پاکستان میں مصارف زندگی کا بڑھ جانا۔

سہ ماہی اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ ترسیلات زر مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں گرنے کے بعد دوسری سہ ماہی میں بحال ہونا شروع ہوئیں (شکل 5.6)۔ پہلی سہ ماہی میں ہونے والی کمی کا بڑا سبب

جدول 5.2: سمندر پار ملازمت کے لیے اندراج یافتہ پاکستانیوں کی تعداد

فرق	2019ء	2018ء	2017ء
سعودی عرب	231,803	332,713	100,910
عرب امارات	2,581	211,216	208,635
عمان	1,189	28,391	27,202
قطر	-1,666	19,327	20,993
برطانیہ	316	903	587
امریکہ	166	505	339
مجموعہ	242,764	625,203	496,286

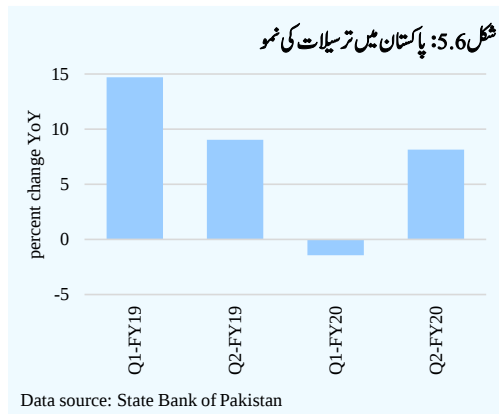
ماخذ: بیورو آف امیگریشن اینڈ اوور سیز ایسپلائمنٹ

⁵ جہاں تک جنوب ایشیائی ملکوں کا تعلق ہے، پاکستان نے ترسیلات کی مجموعی نمونہ عہدہ کارکردگی دکھائی ہے۔ بھارت آنے والی ترسیلات 4.6 فیصد بڑھیں جبکہ سری لنکا کی 2.9 فیصد بڑھیں۔ تاہم بنگلہ دیش بچنے والی ترسیلات میں 2019ء کے دوران 12.7 فیصد اضافہ ہوا (ماخذ: عالمی بینک)۔

⁶ تخمینے کے مطابق خلیجی ملکوں کی تیل کے ذرائع سے ہٹ کر جی ڈی پی 2019ء کے دوران 2.4 فیصد بڑھی جو 2018ء میں 1.9 فیصد تھی۔ تاہم بنیادی طور پر تیل سے ہونے والی جی ڈی پی میں 1.4 فیصد کمی واقع ہونے کے سبب جی ڈی پی کی مجموعی نمو 0.7 فیصد کی پست سطح پر رہی (ماخذ: آئی ایم ایف)۔

یہ تھا کہ خلیج تعاون کو نسل کے ملکوں (خصوصاً عرب امارات) سے کم رقوم آئی تھیں جبکہ دوسری سہ ماہی میں بحالی و سبج البنیاد تھی۔

باضابطہ ذرائع سے ترسیلات کی آمد کو معاونت دینے کے لیے حکومت پاکستان نے صارفین، بینکوں اور مبادلہ کمپنیوں کو متعدد ترغیبات دینے کا سلسلہ جاری رکھا۔ ان ترغیبات میں گزشتہ سال متعارف کرائی گئی ادائیگی اسکیم کا دوبارہ آغاز شامل ہے جس کے تحت ترسیلات میں 15 فیصد سے زائد نمود دینے والے ہر اضافی امریکی ڈالر کے عوض ایک روپے کی شرح سے بینکوں کو مارکیٹنگ چارج دیے گئے۔



علاوہ ازیں، ٹیلی گرافک چارجز کی واپسی کے لیے اسکیم کا دائرہ کار بڑھانے کی خاطر ایک اضافی سطح متعارف کرائی گئی۔ اب 100 سے 200 امریکی ڈالر کی ملکی ترسیلات کے لین دین کے لیے 10 سعودی ریال بھی ادا کیے جائیں گے جو 200 ڈالر سے زائد کے لین دین پر 20 سعودی ریال کے علاوہ ہوں گے۔ کاروبار سے صارف اور صارف سے کاروبار کے لیے لین دین کی حد پر بھی نظر ثانی کی گئی ہے۔⁷

جدول 5.3: ترسیلات زر کی آمد، بلحاظ ملک (شش 1)

ملین ڈالر، نمو فیصد میں

نمو	م 20ء	م 19ء	نوع
1.4	6,057	5,972	خلیج تعاون کو نسل
2.0	2,618	2,567	سعودی عرب
0.0	2,349	2,348	متحدہ عرب امارات
3.2	1,089	1,056	خلیج تعاون کو نسل کے دیگر ممالک
9.1	1,890	1,733	امریکہ
6.4	1,753	1,647	برطانیہ
8.4	339	313	یورپی یونین
15.8	1,394	1,204	دیگر
3.3	11,395	11,030	مجموعہ

ماخذ: اسٹیٹ بینک

پاکستان پہنچنے والی ترسیلات کی تفصیلات بلحاظ ملک سے معلوم ہوتا ہے کہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران خلیجی ملکوں سے آنے والی رقوم کی نمو 1.4 فیصد رہی جو مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران 2.5 فیصد رہی تھی (جدول 5.3)۔ خلیجی ملکوں میں سے سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات وہ اہم ممالک تھے جنہوں نے ترسیلات کی نمو میں زیادہ حصہ لیا۔ سعودی عرب سے آنے والی ترسیلات میں مالی

<http://www.sbp.org.pk/epd/2019/FECL14.htm>⁷

سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران زیادہ نمو ہوئی جس سے نجی شعبے کی، تیل سے ہٹ کر سرگرمیوں میں بہتری کی عکاسی ہوتی ہے جبکہ سرکاری اخراجات بھی بڑھے ہیں۔⁸

دریں اثنا امریکہ اور برطانیہ سے ترسیلات میں مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران بالترتیب 9.1 اور 6.4 فیصد نمو ہوئی۔ امریکہ کے معاملے میں لیبر مارکیٹ کی صورت حال سخت رہی اور جولائی تا دسمبر 2019ء کے دوران بیروزگاری کی شرح 3.5 فیصد کے آس پاس رہی۔ برطانیہ میں اقتصادی سرگرمی سست پڑی تاہم اس صورت حال کا فائدہ لیبر مارکیٹ کو پہنچا جس سے جس سے معاوضوں میں اضافہ ہوا خاص طور پر محنت مزدوری والی ملازمتوں میں۔ اگرچہ بریگزٹ سے منسلک غیر یقینی کے باعث برطانیہ میں اقتصادی سرگرمی سست پڑی تاہم اس صورت حال کا فائدہ لیبر مارکیٹ کو پہنچا جس سے بیروزگاری کی شرح 2019ء کی چوتھی سہ ماہی میں کم ہو کر 3.8 فیصد رہ گئی۔⁹

5.3 مالی کھاتہ

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی کرنسی کی سرکاری تمسکات میں جزدانی سرمایہ کاری بڑھنے کی بنا پر مالی کھاتے میں نمو ہوئی کیونکہ بازار مبادلہ میں شروع کی جانے والی اصلاحات کی بنا پر اور معینہ آمدنی کی تمسکات میں منافع بلحاظ خطر سے فائدہ اٹھانے کے لیے بیرونی سرمایہ کاروں نے پاکستان پر اپنی توجہ بڑھا دی۔ جزدانی سرمایہ کاری کے علاوہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد اور کثیر جہتی ذرائع سے طویل مدتی سرکاری قرض گیری میں کچھ بہتری دیکھی گئی، جبکہ تجارتی قرض گیری میں بھی تیزی سے اضافہ ہوا۔

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان میں بیرونی براہ راست خالص سرمایہ کاری تیزی سے 68.2 فیصد سال بسال بڑھ کر 1.3 ارب ڈالر ہو گئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 19.2 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ حالیہ نمودر اصل مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران کم اخراج کا نتیجہ تھی کیونکہ ویسے مجموعی آمد 1.7 ارب ڈالر گذشتہ سال کی اسی مدت میں موصول ہونے والی 1.9 ارب ڈالر کے

⁸ ماخذ: سعودی عرب اور عرب امارات کے لیے عالمی بینک کی اقتصادی اپ ڈیٹس (اکتوبر 2019ء)۔

<https://www.worldbank.org/en/country/gcc/publication/saudi-arabia-economic-update-october-2019>

<https://www.worldbank.org/en/country/gcc/publication/uae-economic-update-october-2019>

⁹ آف انسٹیٹیوٹل سٹینٹسکس، برطانیہ۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 5.4: بیرونی براہ راست سرمایہ کاری بلحاظ شعبہ					
ملین ڈالر					
شش 1، م 20ء			شش 1، م 19ء		
خالص	اخراج	آمد	خالص	اخراج	آمد
9	6	16	288	8	296
290	69	359	-330	573	243
162	31	193	202	77	279
113	2	115	157	1	159
118	0	118	125	0	125
25	2	27	45	1	46
45	9	54	54	5	60
420	85	505	-137	209	72
159	187	346	392	177	569
1,341	391	1,732	797	1,051	1,848

ماخذ: اسٹیٹ بینک

قریب رہی (جدول 5.4)۔ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران بجلی اور ٹیلی مواصلات کے شعبوں سے خاصی رقم کا اخراج ہوا تھا جس کے نتیجے میں اس سال کے لیے اساسی اثر کم ہو گیا۔¹⁰

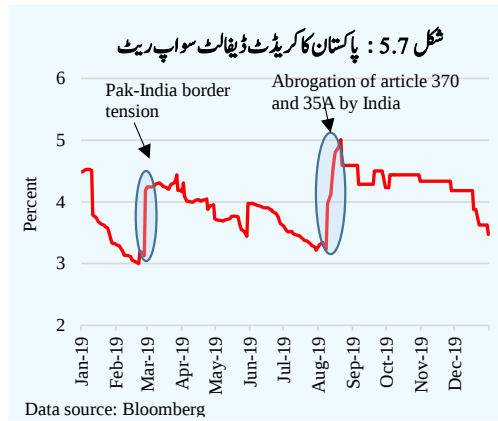
اس اساسی اثر کے علاوہ ایک اور پیش رفت نے مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی براہ راست خالص سرمایہ کاری میں نمولانے میں مدد دی۔ یہ تین موبائل فون کمپنیوں کے پاکستان میں اپنے آپریٹنگ لائسنس کی تجدید کے سلسلے میں 478 ملین ڈالر کی یکبارگی آمد تھی۔ اس کے نتیجے میں پہلی ششماہی کے دوران ٹیلی مواصلات سب سے بڑا وصول کنندہ بن گیا جسے 505 ملین ڈالر ملے چنانچہ وہ بھاری بیرونی براہ راست سرمایہ کاری حاصل کرنے والے روایتی شعبوں یعنی تعمیرات اور بجلی سے آگے بڑھ گیا۔ اس سے قطع نظر بجلی کے شعبے کو سی پیک سے متعلق منصوبوں پر کام جاری رکھنے کی بنا پر 359 ملین ڈالر کی رقم ملی۔ بجلی کے شعبے میں تھر کول بلاک I (بجلی گھر) اور سو کی کناری پن بجلی گھر منصوبوں کو رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی میں 152 ملین ڈالر کی رقم ملی۔ بجلی اور ٹیلی مواصلات کے شعبوں سے قطع نظر، دیگر بڑے شعبوں کو مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران گزشتہ سال کی نسبت کم رقم ملتی رہی۔

¹⁰ گزشتہ سال ایک چینی پاور کمپنی نے اکتوبر 2018ء میں اپنی پیرنٹ کمپنی کو 530 ملین ڈالر کا بین الادارہ جاتی قرضہ واپس کیا تھا جس کے سبب نہ صرف مجموعی اخراج میں اضافہ ہو گیا تھا بلکہ مالی سال 19ء کے دوران پاکستان میں بیرونی براہ راست خالص سرمایہ کاری بھی کم ہو گئی تھی۔

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

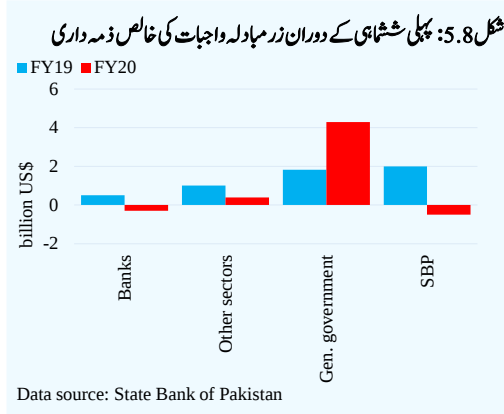
مجموعی جزدانی سرمایہ کاری پر ملکی کرنسی کی سرکاری تمسکات (ٹی بلز اور پی آئی بیز) میں رقوم کی آمد حاوی رہیں جو مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھ کر 1.4 ارب ڈالر ہو گئیں۔ تاہم جزدانی سرمایہ کاری کھاتے میں خالص آمد 471.0 ملین ڈالر کی سطح پر نسبتاً کم رہی جس کا سبب نومبر 2014ء میں 1.0 ارب ڈالر کے جاری کردہ 5 سالہ صکوک کی واپسی تھی۔

ٹی بلوں اور پی آئی بیز میں سرمایہ کاری کرنے والے بیرونی فنڈ منیجرز نہ صرف پاکستان کی طرف سے سرکاری تمسکات پر پیش کردہ منافع بلحاظ خطر حاصل کرنا چاہتے ہیں بلکہ اس کا سبب توازن ادائیگی میں تیزی سے ہونے والی بہتری، ذخائر کے بفر (سیکشن 5.4)، اور خصوصاً بازار مبادلہ میں شروع کی گئی اصلاحات بھی ہیں۔ قبل ازیں، بیرونی جزدانی سرمایہ کار شرح مبادلہ کے ملکی نظام کے استحکام کے حوالے سے محتاط رویہ رکھتے تھے، تاہم اسٹیٹ بینک کی طرف سے مئی 2019ء میں مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ کا نظام اختیار کیے جانے سے سرمایہ کاروں کی تشویش بڑی حد تک دور کر دی گئی ہے۔



علاوہ ازیں، ای ایف ایف پروگرام کے آغاز اور نومبر 2019ء میں اس کے پہلے جائزے کے کامیاب اختتام سے ملک کی ساکھ (creditworthiness) بہتر ہو گئی ہے۔ نیز، دسمبر 2019ء میں موڈیز نے پاکستان کا منظر نامہ 'مضبوط' سے 'مستحکم' کر دیا تھا، حکومت کی ملکی اور بیرونی کرنسی میں طویل مدتی اجرائی توثیق کی تھی اور قرضے کی غیر محفوظ درجہ بندی 'بی 3' کر دی تھی۔ پاکستان کی قرض ناندہنگی کی شرح تبدیل اس پیش رفت کے نتیجے میں تیزی سے گر کر آخر دسمبر 2019ء میں 3.4 فیصد تک پہنچ گئی جو اگست 2019ء میں 5.0 فیصد کی بلند سطح پر تھی (شکل 5.7)۔

قرضہ تمسکات میں رقوم کی آمد کے علاوہ بیرونی جزدانی سرمایہ کاری میں ایکویٹیز نے بھی رجحان کو معکوس ہوتے دیکھا کیونکہ ان میں مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران 19.0 ملین ڈالر کی خالص آمد ہوئی جبکہ گذشتہ برس 420 ملین ڈالر کا اخراج ہوا تھا۔ یہ بات بھی بیرونی سرمایہ کاروں کے پاکستانی معیشت پر بڑھتے ہوئے اعتماد کی عکاسی کرتی ہے۔



واجبات کا خالص اعادہ

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں ملکی زرمبادلہ کے خالص واجبات کی آمد بڑھ کر 3.9 ارب ڈالر ہو گئی جو گزشتہ برس کی اسی مدت کی نسبت 27.3 فیصد کم ہیں۔ مرکزی بینک اور نجی کمرشل بینکوں کی طرف سے خالص ادائیگی اس کی کاسبب تھا۔ تاہم سرکاری قرضے دگنے سے زیادہ بڑھ کر 4.3 ارب ڈالر ہو گئے جو گزشتہ سال 1.8 ارب ڈالر تھے (شکل 5.8)۔

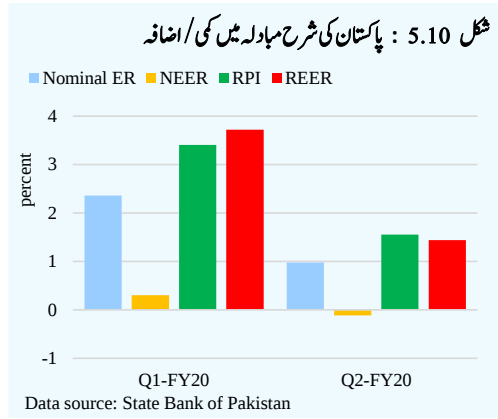
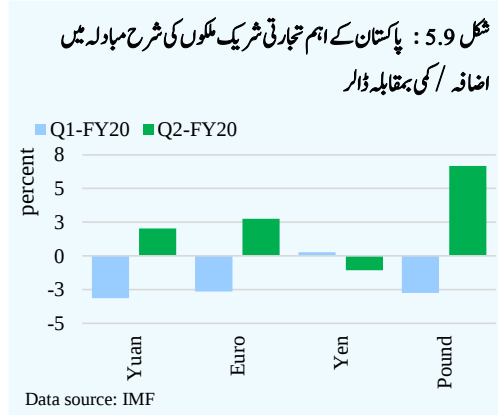
سرکاری کھاتے میں مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران رقوم کی آمد 7.0 ارب ڈالر رہی۔ معقول، طویل مدتی رقوم ایشیائی بینک، آئی ایم ایف اور کمرشل بینکوں سے موصول ہوئے جن سے حکومت کو بیرونی قرضے کا خاکہ رعصیت وسیع تر کرنے میں مدد ملی۔ اس طرح اجرائے ثانی کا خطرہ کسی حد تک کم ہو گیا۔ دوسری طرف زیر جائزہ عرصے کے دوران 2.8 ارب ڈالر واپس کیے گئے۔

سرکاری قرض گیری کے برعکس، مرکزی بینک نے 500 ملین ڈالر واپس کر دیے جو قطر نے گزشتہ سال جمع کرائے تھے۔ نجی کمرشل بینکوں نے بھی اپنے قلیل مدتی واجبات (obligations) ادا کیے جن کی مالیت 422 ملین ڈالر تھی۔ تاہم دیگر نجی شعبوں کے قرضوں میں خالص اضافہ دیکھا گیا اگرچہ کہ یہ گزشتہ سال کی نسبت کم مقدار میں تھا۔

5.4 شرح مبادلہ اور ذخائر

دسمبر 2019ء کے اواخر تک پاکستان کے زرمبادلہ کے مجموعی سیال ذخائر بڑھ کر 17.9 ارب ڈالر ہو گئے جو جون 2019ء کے اواخر سے 3.5 ارب ڈالر اضافہ ظاہر کرتے ہیں۔ اس عرصے کے دوران ذخائر میں اضافے کی تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ اسٹیٹ بینک کے ذخائر 4.1 ارب ڈالر بڑھے جبکہ کمرشل بینکوں کے ذخائر میں 603 ملین ڈالر کمی واقع ہوئی۔

اگرچہ اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر میں اضافہ کافی معلوم ہوتا ہے تاہم خالص بینکاری واجبات میں تقریباً اتنی ہی کمی ہوئی جس سے پتہ چلتا ہے کہ اسی عرصے کے دوران اسٹیٹ بینک کی طرف سے ذخائر میں حقیقی اضافہ زیادہ بلند ہے۔ بینکاری واجبات نکالنے کے بعد ذخائر دسمبر 2019ء کے اواخر تک بڑھ کر 6.0 ارب ڈالر ہو گئے جبکہ جون کے اواخر میں یہ منفی 759.6 ملین ڈالر تھے۔ جون کے اواخر تک ملکی زرمبادلہ کے بینکاری واجبات سیال ذخائر سے زائد تھے، جس کا مطلب یہ ہوا کہ خالص سیال ذخائر دراصل منفی علاقے میں تھے۔



مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران ذخائر جمع ہونا دراصل بلند سرکاری وصولیوں (disbursements) اور مرکزی بینک کی طرف سے مارکیٹ سے کافی خریداریوں کا نتیجہ تھا۔ اگرچہ آئی ایم ایف پروگرام کے آغاز سے آئی ایف آئی قرضے بحال ہو گئے تاہم مارکیٹ کی بہتر صورت حال کی بنا پر اسٹیٹ بینک زر مبادلہ کی خریداریوں کے قابل ہوا۔

زر مبادلہ کے ملکی ذخائر میں بہتری کے سبب مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستانی روپیہ امریکی ڈالر کے مقابلے میں 3.4 فیصد بہتر ہو گیا۔ پاکستانی روپے کی قدر اگرچہ مالی سال 20ء کی دونوں سہ ماہیوں میں بڑھی، تاہم نامیہ موثر شرح مبادلہ (پہلی سہ ماہی میں بڑھنے کے بعد) دوسری سہ ماہی میں کم ہوئی، کیونکہ دیگر بڑے تجارتی شریک ملکوں کی کرنسیاں امریکی ڈالر کے مقابلے میں بڑھ گئیں (شکل 5.9)۔ تاہم بلند ملکی مہنگائی کی بنا پر بلند نسبتی اشاریہ قیمت کے نتیجے میں مالی سال 20ء کی دونوں سہ ماہیوں کے دوران حقیقی موثر شرح مبادلہ بڑھ گئی (شکل 5.10)۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

5.5 تجارتی کھانہ¹¹

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران تجارتی خسارہ سال بسال 30.3 فیصد کمی سے 11.7 ارب ڈالر رہ گیا، جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 5.3 فیصد کمی درج کی گئی تھی۔ اس کا بنیادی سبب درآمدات میں تیزی سے اور وسیع البنیاد کمی ہے، درآمدات چار سال کی پست سطح پر پہنچ چکی ہیں۔

درآمدات کے گرنے میں توانائی اور غیر توانائی مصنوعات کی وسیع رینج کا پست حجم کارفرما رہا، جبکہ اہم اجناس مثلاً خام تیل، ایل این جی اور کونکے کی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی سے اضافی تعاون ملا۔ دریں اثنا برآمدات میں معمولی سی بحالی آئی، خصوصاً چاول، ملبوسات اور ٹیکسٹائل کی گھریلو مصنوعات کے حجم بڑھنے کی بنا پر اضافہ حاصل ہوا۔

برآمدات

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی برآمدات 3.1 فیصد نمو کے ساتھ 11.5 ارب ڈالر ہو گئیں، جو مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی کے بعد سے اب تک پہلی ششماہی کی بلند ترین

جدول 5.5: پہلی ششماہی میں پاکستان کی اہم برآمدات

ملین ڈالر

مطلق فرق	مقداری اثر	قیمت کا اثر	م 19ء	م 20ء
غذائی گروپ	1994.8	2199.7	204.9	-
چاول	817.9	1033.0	215.1	-17.1
گندم	97.2	11.4	-85.8	1.3
شکر	74.9	70.7	-4.2	16.8
پھل اور سبزیاں	312.1	345.2	33.1	-14.1
گوشت	102.6	155.8	53.2	48.7
ٹیکسٹائل گروپ	6,644.3	6,905.1	260.8	-
خام کپاس	14.1	15.3	1.3	-3.3
سوئی دھاگہ	548.4	544.4	-4.3	-42.8
سوئی کپڑا	1052.3	1013.1	-39.2	-63.3
ملبوسات	2735.3	2999.4	264.1	17.6
بستر کی چادر	1161.2	1197.9	36.7	-88.9
تولے	378.0	379.5	1.5	-26.2
پیپر و لیم گروپ	269.5	168.0	-101.5	-40.4
خام تیل	145.9	110.3	-35.5	-16.4
پیپر و لیم مصنوعات	86.1	23.8	-62.3	-3.4
دیگر مصنوعات	1708.1	1620.0	-88.1	-
رنگا ہوا چمڑا	128.3	104.2	-24.0	-5.7
چمڑا ساز	247.4	274.7	27.4	9.9
پلاسٹک	155.7	152.5	-3.3	-34.7
کیمیکلز	318.8	210.3	-108	-
سینٹ	157.0	145.3	-11.7	-16.8
مجموعی برآمدات	11,181.2	11,524.3	343.1	-440.5

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات اور اسٹیٹ بینک کے تخمینے

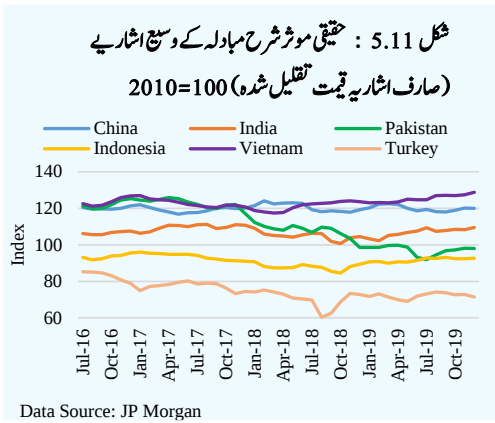
¹¹ یہ سیکشن پاکستان دفتر شماریات کے فراہم کردہ کسٹمز ڈیٹا پر مبنی ہے اور ضروری نہیں ہے کہ سیکشن 5.1 میں درج ادا کیوں کے ریکارڈ سے اس کی مماثلت ہو۔ ان دونوں ڈیٹا سیریز کے درمیان فرق سمجھنے کے لیے دیکھیے ضمیمہ 'اعداد و شمار کی توجہ'۔

برآمدات ہیں، یہ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران ہونے والے 1.9 فیصد اضافے سے بھی زیادہ ہیں (جدول 5.5)۔ اہم بات یہ ہے کہ ابھرتی ہوئی منڈیوں والے حریف ملکوں میں سے پاکستان ان چند ملکوں میں شامل ہے جہاں برآمدات میں قابل ذکر اضافہ دیکھا گیا (جیسا کہ شکل 5.2 میں ظاہر ہے)۔ مالی سال 18ء کی دوسری سہ ماہی سے حقیقی موثر شرح مبادلہ میں تیزی سے ہونے والی کمی اور حکومت کے اس اقدام سے کہ ٹیکسٹائل شعبے کو سستی بجلی فراہم کی جائے گی، عالمی مارکیٹ میں پاکستانی مصنوعات کی مسابقت حریف ملکوں کی نسبت بڑھ گئی ہے۔ مزید برآں، اہم برآمدی شعبوں کے رقوم کی واپسی کے دعوے ایف بی آر نے تیزی سے نمٹائے جس سے برآمد کنندگان کی سیالیت کے حوالے سے مشکلات کم ہوئیں چنانچہ برآمدات بڑھانے کی ان کی اہلیت میں اضافہ ہوا۔¹²

اس سال کی برآمدی نمونیں اہم حصہ دار چاول، تیار ملبوسات اور ہوزری (بٹ ویئر) تھے، نیز پست نرخوں کے اثرات کو زائد برآمدی مقدار نے زائل کر دیا۔ دوسری طرف، پیٹرولیم گروپ، رنگے ہوئے چمڑے، کیمیکلز اور سینٹ کی برآمدات میں نمایاں کمی آئی۔

ٹیکسٹائل برآمدات

ٹیکسٹائل برآمدات گزشتہ سال جوں کی توں رہنے کے بعد مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران 3.9 فیصد اضافے سے 6.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جو مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی کے بعد سے بلند ترین سطح ہے۔ اس شعبے کو جنوری 2019ء میں اُس وقت بجلی پر زراعت



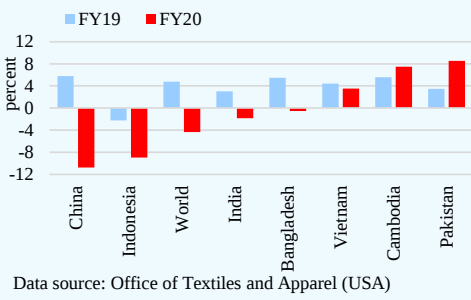
فراہم کیا گیا جب حکومت نے 7.5 سینٹ فی کلو واٹ گھنٹہ کا ہموار نرخ مقرر کیا تھا جس سے اس شعبے کا اضافہ قدر بڑھ گیا اور مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس کی برآمدی کارکردگی بہتر ہو گئی۔¹³ مزید برآں، گزشتہ دو سال کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی شرح مبادلہ مطابقت نے حقیقی موثر شرح مبادلہ کو تیزی سے گرایا چنانچہ پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات کی اکائی قیمتیں رُکی رہیں اور اس کی برآمدات کی مسابقتی حیثیت بڑھ گئی (شکل 5.11)۔

¹² ایف بی آر نے دعووں کی رقوم کی واپسی کا نیا برقی طریقہ (فاسٹر) متعارف کرایا ہے جس سے مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں 75.5 ارب روپے کی دعویٰ جاتی رقوم کا تیزی سے اجرا ہوا، یہ گزشتہ سال کی ادا کردہ رقم سے 20.4 ارب روپے زائد ہے۔ مجموعی واپسی میں سیلز ٹیکس کی واپسی کی رقم سال بسال 100 فیصد بڑھ کر 27 ارب روپے ہو گئی (ماخذ: ایف بی آر)۔
¹³ ایس آر او 2019 (1) / 01 سے ایس آر او 2019 (12) / 12 تا تاریخ جنوری 2019ء کی رو سے بجلی کی لاگت 7.5 سینٹ فی کلو واٹ گھنٹہ مقرر کر دی گئی (ماخذ: وزارت توانائی)۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

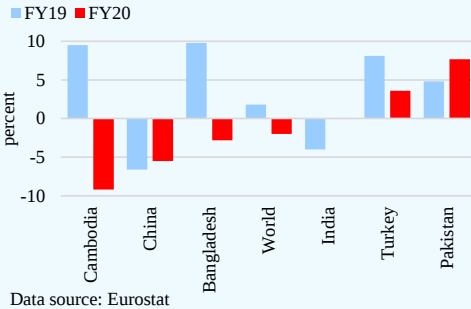
ٹیکسٹائل کی بلند برآمدات کا سبب یہ تھا کہ بلند اضافہ قدر والی مصنوعات خصوصاً تیار ملبوسات کا حجم بڑھ گیا تھا۔ تیار ملبوسات کی بہتر کارکردگی قابل ذکر تھی خاص طور پر اس تناظر میں کہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران امریکہ اور یورپی یونین نے اپنے ہاں ملبوسات کی کم مقدار درآمد کی۔ اس کے علاوہ ٹیکسٹائل کی گھریلو مصنوعات (خصوصاً بستر کی چادریں اور تولیے) کی برآمدات پہلی ششماہی میں بڑھ گئیں خاص طور پر یورپی یونین کو زائد کھپ بچنی۔¹⁴

شکل 5.12: اہم ملکوں سے ملبوسات کی امریکہ کو درآمدی مقدار میں نمو، جولائی تا دسمبر



پہلی ششماہی میں اپنے حریف ملکوں کے مقابلے میں پاکستان کی نمو زیادہ تھی (شکل 5.12)۔

شکل 5.13: اہم ملکوں سے ملبوسات کی یورپی یونین کو درآمدی مقدار میں نمو، جولائی تا دسمبر



پاکستان سے ملبوسات کی یورپی یونین کو درآمدات دونوں یعنی مالیت اور حجم کے اعتبار سے گزشتہ سال سے بڑھی ہیں حالانکہ جولائی تا دسمبر 2019ء کے دوران ملبوسات میں یونین کی درآمدات مجموعی طور پر 2.2 فیصد گری ہیں (شکل 5.13)۔ ملبوسات میں یورپی یونین کی درآمدات گرنے کا سبب یہ تھا کہ امریکی ڈالر اور ملبوسات برآمد کرنے والے بڑے ملکوں کی

¹⁴ بلند اضافہ قدر والی مصنوعات کی مانگ بڑھنے کے نتیجے میں پست اضافہ قدر والی مصنوعات کی برآمدات گھٹ گئیں خاص طور پر سوئی کپڑا اور دھاگہ۔

¹⁵ امریکی فیشن انڈسٹری کی تنظیم کے 2019ء میں کیے گئے ایک سروے کے مطابق 83 فیصد رائے دہندگان نے توقع ظاہر کی کہ اگلے دو سال کے دوران چین سے ملبوسات کی آمد گھٹ جائے گی۔

دوسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 20ء

جدول 5.6: اہم ملکوں سے ملبوسات کی یورپی یونین کو درآمدات، اکائی قیمتوں میں نمو، جولائی تا دسمبر				
اکائی قیمتیں*	کرکسی**			
م س 19ء	م س 20ء	م س 19ء	م س 20ء	
پاکستان	-0.4	-0.7	-15.6	-13.9
بھارت	1.5	1.8	-6.9	4.1
چین	10.9	4.0	-1.1	1.8
بنگلہ دیش	1.2	5.9	0.3	3.4
کمبوڈیا	1.7	7.9	2.5	3.8
ترکی	-3.4	1.2	-32.4	1.4
دنیا***	4.5	4.1	3.1	4.0

* یورو میں ** یورو کے مقابل متعلقہ کرنسیوں میں جولائی تا دسمبر سال سال اضافہ (+) / کمی (-)

*** امریکی ڈالر بلحاظ یورو

ماخذ: یورو اسٹیٹ، بلومبرگ اور اسٹیٹ بینک کے تخمینے

کرنسیوں، ماسوائے پاکستانی روپیہ، کے مقابلے میں یورو کمزور پڑ گیا تھا۔ یورپی خریدار مالی سال 18ء کی چوتھی سہ ماہی سے مسلسل کمزور پڑتے پاکستانی روپے کی طرف راغب ہوئے، کیونکہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران اکائی قیمتیں دیگر حریف ملکوں کے مقابلے میں صرف پاکستانی روپے میں گری تھیں (جدول 5.6)۔ قیمتوں سے بڑھنے والا اثر جی ایس پی پلس معاہدے کے تحت ڈیوٹی فری / کوٹا فری رسائی نے مزید مستحکم کر دیا۔

اس کے علاوہ امریکی مارکیٹ کی طرح یورپ کی ملبوسات کی مارکیٹ میں بھی چین کا حصہ گزشتہ دو سال سے گر رہا ہے، وہ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران (حجم کے لحاظ سے) 40.7 فیصد تھا جبکہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران 36.0 فیصد رہ گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بنگلہ دیش، ترکی اور پاکستان نے یورپی یونین کو اپنی برآمدات بڑھادی ہیں (جدول 5.7)۔¹⁶

جدول 5.7: یورپی یونین میں ملبوسات کی درآمدات میں حصہ، جولائی تا دسمبر			
م س 18ء	م س 19ء	م س 20ء	
چین	40.7	37.5	36.0
بنگلہ دیش	22.0	23.8	23.6
ترکی	8.4	8.8	9.3
پاکستان	4.4	4.5	5.0
کمبوڈیا	4.9	5.2	4.8
بھارت	4.5	4.3	4.3

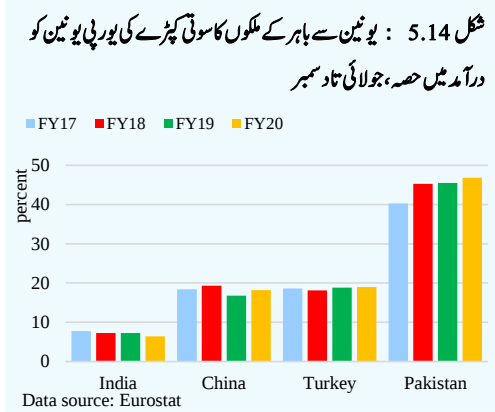
ماخذ: یورو اسٹیٹ

پست اضافہ قدر کی ٹیکسٹائل مصنوعات میں مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران سوئی دھاگے کی شپمنٹ 7.0 فیصد بڑھ گئی، تاہم عالمی منڈی میں گرتی ہوئی قیمتوں کے تحت پست اکائی قیمتوں کے باعث ڈالر میں وصولی کم ہو گئی۔¹⁷

¹⁶ بنگلہ دیش اور پاکستان کو یورپی یونین کے ساتھ ترجیحی تجارت کا درجہ حاصل ہے۔

¹⁷ چین، بھارت اور پاکستان کے سوئی دھاگے کی اکائی قیمتیں بالترتیب 15.5 فیصد، 10.5 فیصد، اور 10.4 فیصد (امریکی ڈالر میں فی کلو) گر گئیں۔ (ماخذ: انٹرنگ ٹیکسٹائلز)

اگرچہ چین کے ملبوسات کی بحیثیت مجموعی برآمدات گر گئیں تاہم پاکستان کی کپاس کے لیے چین کی طلب مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران کافی بڑھ گئی، اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چین نے سوتی دھاگہ لینے کے لیے بھارت سے ہٹ کر پاکستان کا رخ کر لیا۔¹⁸ یہ منتقلی اس وقت عمل میں آئی جب پاک چین ایف ٹی اے کے دوسرے مرحلے پر کام کر رہے تھے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یورپی یونین کی سوتی کپڑے کی درآمدات میں پاکستان (حجم کے لحاظ سے)



سب سے آگے ہے اور اس کا تناسب گزشتہ چند برسوں سے بڑھ رہا ہے (شکل 5.14)۔¹⁹ ٹیکسٹائل کی گھریلو اشیا (خصوصاً بستری چادریں اور تولیے) کی برآمدات بھی یورپی یونین میں بلند طلب کے جواب میں مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران معمولی بڑھ کر 1.5 ارب ڈالر ہو گئیں۔ واضح رہے کہ ٹیکسٹائل کی گھریلو اشیا کے ضمن میں پاکستانی برآمدات کی سب سے بڑی منزل یورپی یونین ہے۔

غیر ٹیکسٹائل برآمدات

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کی غیر ٹیکسٹائل برآمدات گر کر 1.8 فیصد ہو گئیں جو ایک سال پہلے 4.7 فیصد تھیں۔ بڑی کمی پیٹرولیم گروپ میں آئی تاہم غذائی گروپ کی برآمدات میں نمو خصوصاً چاول سے ملی۔ اس کے علاوہ کم نرخوں کے سبب سیمنٹ کی برآمدات کم ہو گئیں اور گزشتہ سال کے مقابلے میں گر گئیں۔

چاول کی برآمدات کی نمو طاقتور رہی

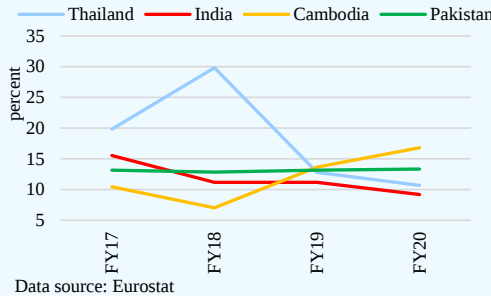
چاول کی مجموعی برآمدات تقریباً ایک چوتھائی اضافے سے ایک ارب ڈالر ہو گئیں جس کی دو وجوہ ہیں۔ پہلی، یورپی یونین میں چاول کی مجموعی درآمدات میں پاکستان کا حصہ اُس وقت سے مسلسل بڑھ رہا ہے جب سے یونین نے کیڑے مار دواؤں کے زیادہ استعمال کی بنا پر بھارتی چاول کی درآمد روک دی تھی (شکل 5.15)۔²⁰ دوسری، حریف ملکوں کی کرنسیوں میں اتار چڑھاؤ نے پاکستان کو اپنی مستحکم افریقی منڈی میں ایک برتری دلائی۔

¹⁸ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران چین نے سال بسال 16.9 فیصد زائد دھاگہ پاکستان سے درآمد کیا (ماخذ: پاکستان دفتر شماریات)

¹⁹ رواں مالی سال کی پہلی ششماہی میں پاکستان کی مجموعی برآمدات میں اس کا حصہ تقریباً 9 فیصد ہے۔

²⁰ یورپی یونین نے برآمدی باسحق چاول پر کیڑے مار دواؤں کی سائیکل ازل کے استعمال کی حد 31 دسمبر 2017ء سے اس طرح مقرر کی ہے کہ فی کلو گرام چاول پر اس دوا کی باقیات 0.01 ملی گرام سے زائد نہ ہوں۔

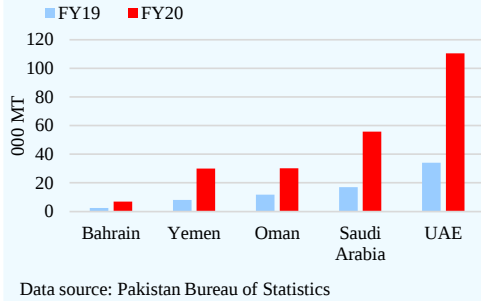
شکل 5.15: یونین سے باہر کے ملکوں کا یورپی یونین کو چاول کی درآمدی مقدار میں حصہ، جولائی تا نومبر



غیر باسستی چاول یعنی ٹوٹا اور دیگر اقسام کے معاملے میں مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران افریقہ کو رسد 184.0 ملین ڈالر سے بڑھ کر 332.0 ملین ڈالر تک پہنچ گئی۔ افریقہ کے علاوہ چند ایشیائی منڈیوں مثلاً چین، انڈونیشیا، اور قازقستان نے بھی ان اقسام کے چاول زیادہ درآمد کیے۔

مل سے نکلے ہوئے باسستی چاول نے عمدہ کارکردگی دکھائی اور مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران 380 ملین ڈالر کمائے جو گزشتہ سال کی نسبت تقریباً 50 فیصد اضافہ ہے۔ رواں مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران مشرق وسطیٰ کی بڑی منڈیوں میں مل کے چاولوں کا برآمدی حجم خاصا بڑھ گیا، اس مدت کے دوران مجموعی برآمدات کا تقریباً 59.5 فیصد ان ہی منڈیوں کو گیا (شکل 5.16)۔ منقولی شواہد بتاتے ہیں کہ خصوصاً متحدہ عرب امارات کو جانے والی کچھ کھیپ بعد ازاں ایران، عمان، یمن، صومالیہ اور عراق کو بھجوائی جا رہی ہے۔²¹

شکل 5.16: پہلی ششماہی کے دوران مشرق وسطیٰ کو مل والے باسستی چاول کی برآمدات



چھلکوں والے (براؤن) چاولوں نے جو بیشتر باسستی قسم کے ہوتے ہیں، یورپی یونین خصوصاً بلجیم، اٹلی، نیدرلینڈز اور برطانیہ میں مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران عمدہ کارکردگی دکھائی۔ یورپی ملکوں میں عام استعمال کیا جانے والا سفید چاول حاصل کرنے کے لیے اس چاول کو مل میں سے مزید گزرا جاتا ہے۔ یونین میں سفید (مل والے) باسستی چاول کا ٹیرف 175 یورونی ہزار کلو گرام ہے جبکہ براؤن باسستی چاول پر ٹیرف عائد نہیں ہوتا۔²² اسی چیز سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران یورپی یونین کو مل والے باسستی چاول کی برآمد میں حصہ 11.5 فیصد رہ گیا جو مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران 36.3 فیصد تھا۔

²¹ متحدہ عرب امارات چونکہ ایک بڑی اور متحرک منڈی ہے اور اسے عمدہ انتظامات والی بندرگاہوں کی سہولت بھی حاصل ہے چنانچہ وہاں موجود بین الاقوامی تاجروں کو یہ سہولت ملی

ہوئی ہے کہ بیرون ملک سے چاول درآمد کریں اور وہی چاول علاقائی منڈیوں کو برآمد کر دیں۔

²² ماخذ: مارکیٹ ایکس ڈیٹا بیس، یورپی کمیشن

پاکستانی معیشت کی کیفیت

ماسوا چاول دیگر برآمدات کی ناقص کارکردگی

رواں مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم گروپ کی برآمدی وصولیاں گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 101.5 ملین ڈالر کم ہو گئیں کیونکہ افغانستان سے درآمدی طلب گر گئی جس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں غیر ملکی افواج کی مصروفیات میں کمی واقع ہوئی ہے۔²³ مزید برآں، پیٹرولیم خام (کنڈنسیٹ) کی برآمدات پہلی ششماہی کے دوران 24 فیصد کمی سے 110.3 ملین ڈالر رہ گئیں کیونکہ ریفاہنریاں پست گریوٹی کے درآمدی خام تیل کے ساتھ کنڈنسیٹ پہلے سے زیادہ استعمال کر رہی ہیں۔

دریں اثناء مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیمنٹ اور سیمنٹ کی مصنوعات کی برآمدات 7.5 فیصد گر گئیں جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 32 فیصد بڑھی تھیں۔ تاہم پاکستان کے سیمنٹ برآمد کنندگان نے گزشتہ سال کی نسبت اس سال مارکیٹ تک اپنی رسائی کو زیادہ متنوع بنایا ہے۔ گزشتہ سال تک بھارت پاکستانی پورٹ لینڈ سیمنٹ کا اہم درآمد کنندہ تھا، اس نے مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستانی سیمنٹ کے مجموعی برآمدی حجم کا ایک چوتھائی حاصل کیا تھا۔ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان نے افغانستان، مڈغاسکر اور سری لنکا جیسے دوسرے ملکوں کو 41.8 فیصد زائد سیمنٹ بھجوائی۔

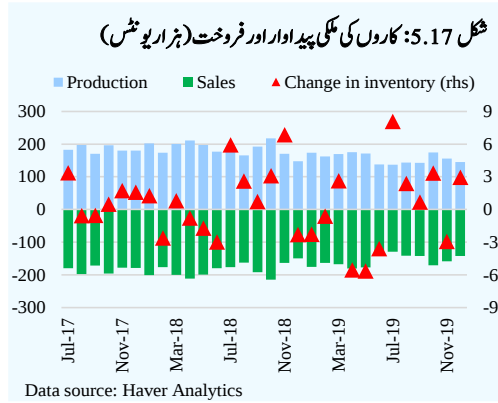
اس کے ساتھ ساتھ پاکستان نے پہلی ششماہی کے دوران کلنکر کی خاصی مقدار برآمد کی۔ اس خام مال کی طلب بنگلہ دیش میں پیداہوئی تھی کیونکہ ویت نام نے اپنی برآمدات بنگلہ دیش کے بجائے زیادہ بڑی مارکیٹ یعنی چین کو بھجوانا شروع کر دی تھیں۔²⁴ اگرچہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کی کلنکر کی مجموعی برآمدات 14.6 فیصد بڑھ گئیں، ان برآمدات میں بنگلہ دیش کا جو تناسب ایک سال پہلے 77 فیصد تھا وہ رواں مالی سال کی اسی مدت میں بڑھ کر 87 فیصد ہو گیا۔ سیمنٹ اور کلنکر کی مجموعی مالیت کم اکائی قیمتوں کی بنا پر گر گئی۔

درآمدات

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کی درآمدات سال بسال 17.0 فیصد گر کر 23.2 ارب ڈالر ہو گئیں جو چار برس میں پست ترین سطح ہے۔ توانائی اور غیر توانائی کی مختلف النوع مصنوعات کی درآمدی طلب کم ہو گئی، کرنسی کی قدر میں ردوبدل کے دور ثانی کے اثرات، سخت زری حالات، اور بعض شعبوں سے (تیل صاف کرنے کے کارخانوں اور فولاد کے معاملے میں) مخصوص پالیسیوں کے ساتھ صنعتوں اور صارفین نے خود کو ہم آہنگ کیا۔ پست درآمدی مقداروں کو اجناس (خام تیل، ایل این جی، کونکہ اور دھاتوں) کی پست بین الاقوامی قیمتوں سے سہارا ملا (جدول 5.8)۔

²³ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران جیٹ فیول کے برآمدی حجم میں سال بسال 70 فیصد کمی آگئی۔

²⁴ سیمنٹ اور کلنکر کا سب سے بڑا صارف ماحولیاتی مسائل کی بنا پر خود سیمنٹ بنانے کے بجائے کلنکر کی درآمد کو ترجیح دینے لگا ہے۔ چین کو کلنکر فراہم کرنے میں ویت نام اہم ہے۔



ٹرانسپورٹ کے شعبے کی درآمدی طلب خاص طور پر متاثر ہوئی، گاڑیوں کے اسمبلرز نے کرنسی میں ردوبدل کے بعد اپنی قیمتیں نمایاں طور پر بڑھادی تھیں، اب انہیں اندرون ملک فروخت میں کمی کا سامنا ہے (شکل 5.17)۔ ان فرموں نے صارفین کی جانب سے پست طلب کے جواب میں اپنی پیداوار گھٹادی جس سے الگ الگ پروزوں کی شکل میں کنس اور دیگر پروزوں کی درآمدات کم ہو گئیں۔ دریں اثنا گفٹ اور ہجے اسکیموں کے تحت کاروں کی درآمد پر ضوابطی پابندیوں کے باعث مکمل ساختہ یونٹوں کی درآمد بدستور متاثر رہی۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹرانسپورٹ کی مجموعی درآمدات گر کر 10 سال کی پست ترین سطح پر آ گئی۔

گاڑیوں کی پیداوار میں سست روی کے ذیلی اثرات فولاد کی پوری صنعت پر محسوس کیے گئے جس کی تیار شدہ مصنوعات کی درآمدی طلب گرائی۔²⁵ پاکستان نے ستمبر 2019ء میں روس اور کینیڈا کی بعض فولادی مصنوعات کی درآمد پر اینٹی ڈیپنگ ڈیوٹیز عائد کر دیں جس کے بعد فولاد کی تیار شدہ درآمدات مزید کم ہو گئیں۔²⁶ آخر میں، ان اشیاء کی درآمد بھی گر گئی جن کی مقامی پیداوار میں اس سال اضافہ ہوا، جیسے ڈی اے پی فرٹیلائزر۔

²⁵ مثال کے طور پر عاکشہ اسٹیل مل نے مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کی اپنی رپورٹ میں بتایا "اس پورے عرصے کے دوران ملکی طلب پست رہی۔ کئی معاشی ردوبدل سے گاڑیوں کا شعبہ خاص طور پر شدید متاثر ہوا جس کے نتیجے میں سی آر سی [کولڈ رولڈ کواکسل] کا استعمال کم ہو گیا جو کہ اس شعبے کا بنیادی خام مال ہے۔"

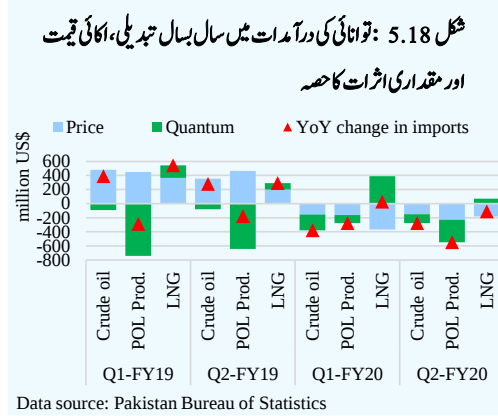
²⁶ ٹینٹل ٹیرف کمیشن نے 20 ستمبر 2019ء کو کینیڈا اور روس سے درآمد شدہ "کولڈ رولڈ کواکسلز / شیٹس / اسٹریپ" پر 13.94 فیصد محصول بحساب قیمت (ad valorem) عارضی اینٹی ڈیپنگ ڈیوٹیز نافذ کرنے کا اعلان کیا۔ یہ ڈیوٹیز چار ماہ کے لیے نافذ ہوئیں، اور این ٹی سی مارچ 2020ء کے آخر تک حتمی فیصلہ کرے گا (ماخذ: ٹینٹل ٹیرف کمیشن)۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 5.8: شش 1 کے دوران پاکستان کی اہم درآمدات (ملین ڈالر)					
2017	م 19ء	م 20ء	مطلق فرق	مقداری اثر	قیمت کا اثر
توانائی گروپ	7,665.0	6,142.2	-1,522.8	-143.2	-1,379.5
پیٹرولیم پیداوار	3,415.1	2,591.1	-824.1	-324.3	-499.8
خام تیل	2,460.0	1,771.3	-654.8	-351.8	-303.0
ایل این جی	1,709.3	1,626.8	-82.5	446.4	-528.9
زرعی و کھیتی باڑی	4,584.1	3,821.7	-762.4	-	-
کھاد	646.2	433.1	-213.1	-101.3	-111.8
دیگر کیمیکلز	2,194.0	1,848.4	-345.2	-	-
فران سپورٹ گروپ	1,507.6	837.0	-670.6	-	-
کاربن	582.8	260.6	-322.2	-	-
مکمل ساختہ پوائنٹ	156.4	31.7	-124.8	-	-
الگ الگ پرزے	426.4	229.0	-197.4	-	-
ٹرک اور بسیں	282.7	128.7	-153.9	-	-
طیارہ، بحری جہاز	166.3	210.7	44.4	-	-
دھاتی گروپ	2,500.4	2,072.7	-427.4	-	-
فولاد کا اسکرپ	765.5	806.3	40.7	-156.0	-196.8
لوہا اور فولاد	1,124.6	763.3	-361.1	-341.5	-19.7
غذائی گروپ	2,966.2	2,566.5	-399.7	-	-
چائے	301.7	228.9	-72.8	-43.7	-29.1
پام آئل	931.7	842.4	-89.2	10.6	-99.9
سویا بین تیل	48.8	40.8	-7.9	-4.9	-3.1
دالیں	287.8	245.7	-42.1	-12.1	-30.0
ٹیکسٹائل گروپ	1,344.5	979.6	-364.8	-	-
خام کپاس	120.2	87.0	-33.2	-28.8	-4.4
مصنوعی ریشہ	302.2	272.8	-29.4	-16.2	-13.2
مشینری گروپ	4,479.3	4,433.1	-46.3	-	-
برقی جزیئر	661.9	650.4	-11.5	-	-
برقی	881.2	1,192.3	311.1	-	-
تعمیرات	129.8	80.9	-49.0	-	-
موبائل فون	364.0	616.1	252.1	-	-
دیگر مشینری	1,606.6	1,184.8	-421.8	-	-
تمام دیگر اجزاء	2,359.2	1,920.8	-438.4	-	-
جس میں سے کوئلہ	795.6	669.5	-120.0	35.5	-185.7
مجموعی درآمدات	27,952.5	23,194.6	-4,757.8	-	-

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

توانائی کی درآمدات



مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کی توانائی کی درآمدات میں 19.9 فیصد کی معقول کمی ہوئی اور وہ 6.1 ارب ڈالر پر آگئیں۔ گزشتہ سال کی اسی مدت میں ان درآمدات میں 14.8 فیصد کمی درج کی گئی تھی۔ درآمدی حجم اور اکائی قیمتیں دونوں گزشتہ سال سے پست رہیں (شکل 5.18)۔ تیل کی بین الاقوامی قیمتیں اس عرصے کے دوران اوسطاً 15.3 فیصد پست رہیں اور اس وجہ سے توانائی کی درآمدات میں معقول کمی کا سبب بنیں۔

توانائی کی طلب کے نقطہ نظر سے درآمدی مقدار میں کمی مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران بجلی کے شعبے کی دراصل بدلتی ہوئی حرکیات کی عکاسی کرتی ہے۔ اول یہ کہ گزشتہ چند برسوں سے ملک میں بجلی کی پیداوار میں اضافے کی جو رفتار تھی وہ اب سست پڑ گئی ہے کیونکہ سی پیک کے تحت بڑے پیمانے کے بجلی گھراب فعال ہیں۔²⁷ چنانچہ بجلی کے شعبے کی توانائی کی مجموعی طلب اب نسبتاً پست شرح سے بڑھ رہی ہے۔ دوم، توانائی کے آمیزے کی ترکیب بھی بدل رہی ہے، فرنس آئل پر انحصار نمایاں طور پر گھٹ رہا ہے اور زیادہ زور کوئلے (درآمد شدہ اور ملکی، دونوں) اور ایل این جی سے بجلی بنانے پر دیا جا رہا ہے۔ اور سوم، فرنس آئل کی پست ملکی طلب اس کی افراط کا سبب بنی ہے جس کے باعث آئل ریفائنریاں اپنی پیداوار گھٹانے پر مجبور ہو گئیں اور درآمدی خام تیل کی ان کی طلب بھی کم ہو گئی۔

اگرچہ بعض ریفائنریاں اپنے پیداواری آمیزے کو فرنس آئل سے ہٹ کر متنوع بنانے کی کوشش کر رہی ہیں اور دیگر ہائڈروکاربنز جیسے پیٹروئلیم اور لبریکیشنس کا رخ کر رہی ہیں تاہم اس صنعت کے آپریشنز فرنس آئل کی بھاری پیداوار کے سبب اب تک محدود ہیں۔ پیٹروئلیم کی مجموعی ملکی پیداوار میں فرنس آئل کا تناسب گزشتہ چار سال کے دوران بمشکل تبدیل ہوا ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ ریفائنریوں کو اپنے پیداواری آمیزے میں تبدیلی کے لیے جو سرمایہ کاری درکار ہے وہ انہیں میسر نہیں۔²⁸

²⁷ جولائی تا دسمبر مالی سال 20ء کے دوران مجموعی بجلی سازی (ماسوائے کے الیکٹرک) سال بسال 2.0 فیصد بڑھی۔ اس کے مقابلے میں گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 5.4 فیصد نمو ہوئی تھی (ماخذ: نیپرا)۔

²⁸ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹروئلیم کی ملکی پیداوار میں فرنس آئل کا اوسط حصہ 20.4 فیصد رہا۔ یہ تناسب گزشتہ پانچ سال کی اوسط 21.3 فیصد سے واجبی سا کم ہے۔

پیٹرولیم مصنوعات کی مجموعی درآمدات مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران 24.1 فیصد کمی سے 2.6 ارب ڈالر تک گر گئیں، اس کمی میں پست مقدار اور پست اکائی قیمت دونوں کا تقریباً مساوی اثر رہا۔ پیداوار کے لحاظ سے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرانس آئل اور ایچ ایس ڈی کی درآمدی مقدار خاصی تیزی سے گری، اس حد تک کہ انہوں نے مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم کی درآمدات میں ہونے والے اضافے کو زائل کر دیا۔ فرانس آئل کی درآمدات میں کمی کو اگرچہ بجلی کے شعبے سے پست طلب کے ساتھ منسلک کیا گیا، ایچ ایس ڈی کی درآمدات میں کمی کی وجہ ٹرانسپورٹ میں بھاری گاڑیوں کے زمرے سے آنے والی پست طلب تھی۔²⁹ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایچ ایس ڈی کی فروخت 10.2 فیصد گر گئی۔ اگرچہ اس کی ملکی پیداوار بھی کم ہو گئی، تاہم طلب میں کمی اس قدر ہوئی کہ اضافی درآمدات کی ضرورت نہیں پڑی۔ صنعتی سرگرمیوں میں سست روی اور بحیثیت مجموعی درآمدات میں زبردست تخفیف ہونے کی بنا پر بھاری ٹرانسپورٹ کا زمرہ آج کل ایک آزمائش سے دوچار ہے۔

ہائی اسپید ڈیزل کے برعکس، پیٹرول کی ملکی طلب نسبتاً مستحکم رہی اور اس کی مقامی پیداوار میں 8.7 فیصد تخفیف کے پیش نظر ملک کو پیٹرول کی بھاری مقدار درآمدی کرنی پڑی۔ پیٹرول کی مقامی بلند طلب کے چند ایک عوامل ہو سکتے ہیں۔ اول، تیل کی مارکیٹنگ کرنے والی کمپنیوں کے سربراہان نے بتایا ہے کہ دوسری سہ ماہی میں سی این جی کی عدم دستیابی کے باعث بہت سے صارفین پیٹرول کی طرف منتقل ہو گئے تھے جس نے اس مدت کے دوران پیٹرول کی طلب بڑھادی (جدول 5.9)۔³⁰ دوم، بعض بڑے شہروں میں سفری وین چلانے والی دو بڑی کمپنیوں نے تیزی سے نمو حاصل کی ہے، ان کی چھوٹی وینوں اور کوسٹروں کی بڑی تعداد سڑکوں پر دکھائی دینے لگی ہے، ان کی اکثریت پیٹرول استعمال کرتی ہے۔ یہ کمپنیاں مسلسل نئے روٹ متعارف کراتے ہوئے اپنے بیڑے میں اضافہ کر رہے ہیں، چنانچہ اس زمرے سے بھی پیٹرول کی طلب میں اضافہ نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

دریں اثناء درآمدات گھٹنے میں سب سے بڑا واحد عنصر خام تیل تھا جس کی درآمدی مالیت میں 27 فیصد کمی واقع ہوئی۔ جیسا کہ پہلے ذکر آچکا، ریفائنریوں نے فرانس آئل کے اپنے ذخائر بڑھنے سے روکنے کے لیے اپنی پیداوار کم کر دی تھی چنانچہ خام تیل کے لیے ان کی طلب بھی گھٹ گئی تھی۔ نیز، بعض ریفائنریوں نے ملک میں نکالا جانے والا خام تیل (کنڈنسیٹ کی شکل میں) استعمال کرنا شروع کر دیا ہے، چنانچہ ان کی طرف سے بھی درآمدی خام تیل کی طلب کم ہو گئی ہے۔

²⁹ تاہم اس بات کے بھی خاصے منقولی شواہد ہیں کہ ایچ ایس ڈی کی ملکی طلب کا معقول حصہ ایران سے مشکوک چینلز کے ذریعے سے پورا کیا جا رہا ہے۔

³⁰ مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں گیس کی ملکی پیداوار سال 9 فیصد کم ہو گئی۔ اس کمی کے باوجود حکومت نے دوسری سہ ماہی کے دوران کھاد ساز شعبے کو گیس کی رسد بڑھادی تھی جبکہ سی این جی شعبے کے لیے فی ہیکٹو لوڈ شیڈنگ کے گھٹے بڑھادیے تھے (ماخذ: اوگرا)۔

جدول 5.9: 20ء کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت، پیداوار اور درآمدی مقداروں میں نمو سال بسال فیصد تبدیلی								
شش 1	سہ 2			سہ 1				
	فروخت	پیداوار	درآمد	فروخت	پیداوار	درآمد	فروخت	پیداوار
ہائی اسپیڈ ڈیزل	-15.6	-15.3	-6.3	-5.0	-4.6	-25.7	-10.2	-17.9
پیٹرول	1.8	-15.3	10.3	7.3	-1.3	4.7	-8.7	7.4
فرنس آئل	-21.4	-18.2	-84.3	-17.4	-9.3	-100.0	-14.1	-90.7
مجموعہ	-10.2	-14.5	-7.0	-2.5	-5.9	-11.7	-10.3	-9.5

ماخذ: اوسی اے سی اور پاکستان دفتر شماریات

توانائی کے دیگر اجزاء میں سے ایل این جی کی درآمد مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران 4.8 فیصد گر گئی جو کہ چار سال قبل ایل این جی کی درآمد شروع ہونے کے بعد کسی ششماہی میں پہلی بار کمی ہے۔ تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام کمی دوسری سہ ماہی میں درج کی گئی اور اس کا تعلق دوران مدت ایل این جی سے بننے والی بجلی کی پیداوار میں کمی سے ہے (جدول 5.10)۔ ایل این جی کے حویلی بہادر شاہ اور بلوچی میں دو بڑے پلانٹس یادو معمول کی مرمت کے لیے بند ہیں یا پھر کم استعداد پر کام کر رہے ہیں چنانچہ اس عرصے کے دوران ایل این جی کی ملکی درآمدی طلب کم ہو گئی۔³¹

آخر آ، مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران کونسلے کی درآمدات 15.8 فیصد کی تیز رفتار کمی سے 669.5 ملین ڈالر تک چلی گئی، درآمدی مالیت میں ہونے والی اس کمی میں کونسلے کی پست اکائی قیمتوں کا دخل ہے۔ تفصیلی ڈیٹا سے معلوم ہوتا ہے کہ چھ ماہ کے عرصے کے دوران کونسلے کی درآمدی مقدار کم ہوئی تھی اور نومبر 2019ء میں یہ 65.8 فیصد بڑھ گئی تھی چنانچہ سال بسال بنیاد پر اس کی درآمدی مقدار میں اضافہ ہو گیا۔³²

کونسلے سے بننے والی بجلی کی پیداوار میں نومبر کے دوران اضافہ دیکھا گیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایل این جی سے بجلی کی پیداوار میں ہونے والی کمی کو درآمدی کونسلے سے پورا کیا گیا۔³³ اس کے ساتھ ساتھ ملکی کونسلے سے چلنے والے 660 میگا واٹ پیداوار کا بجلی گھر فعال ہونے سے کونسلے کی درآمد پر کمی کا کچھ دباؤ پڑا، نیز فولاد کی صنعت کی طرف سے بھی (کونسلے جس کا ایک اہم خام مال ہے) طلب پست رہی۔

³¹ موسم سرما کے مہینوں میں جب ملک میں بجلی کی طلب گھٹ جاتی ہے تو بہت سے بجلی گھروں میں معمول کی مرمت کی جاتی ہے۔

³² مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران کونسلے کا درآمدی حجم بہت کم یعنی سال بسال 11.0 فیصد بڑھا جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں یہ 39.8 فیصد بڑھ چکا تھا۔

³³ کونسلے سے بننے والی بجلی کی مقدار نومبر 2019ء میں سال بسال 94.5 فیصد اضافہ ہوا تھا (ماخذ: نیپرا)۔

جدول 5.10: م 20 کے دوران بجلی کی پیداوار بلحاظ ایندھن * (کلو واٹ گھنٹہ)						
سہ 1		سہ 2 **		جولائی تا دسمبر **		
مالیت	سال بسال فرق (مطلق)	مالیت	سال بسال فرق (مطلق)	مالیت	سال بسال فرق (مطلق)	
فرنس آئل	2,106.2	-1,846.2	384.3	-1,306.6	2,490.5	-3,152.8
ایل این جی **	9,601.2	196.2	4,426.0	-29.0	14,027.2	167.2
آبی	15,349.8	2,700.4	7,062.1	773.7	22,411.9	3,474.1
کوئلہ	6,145.3	1,915.6	6,558.2	2,835.6	12,703.5	4,751.2
قدرتی گیس	4,964.1	-1,101.3	2,995.0	-2,109.3	7,959.2	-3,210.6
جوہری	2,230.9	185.1	1,618.5	-986.8	3,849.4	-801.7
دیگر	1,506.6	-465.9	1,518.6	546.9	3,025.1	81.0
مجموعہ	41,904.2	1,583.8	24,562.7	-275.5	66,466.9	1,308.4

ماخذ: نیپرا * ماسوائے کراچی الیکٹرک ** نومبر اور دسمبر 2020ء کا مجموعی ڈیٹا

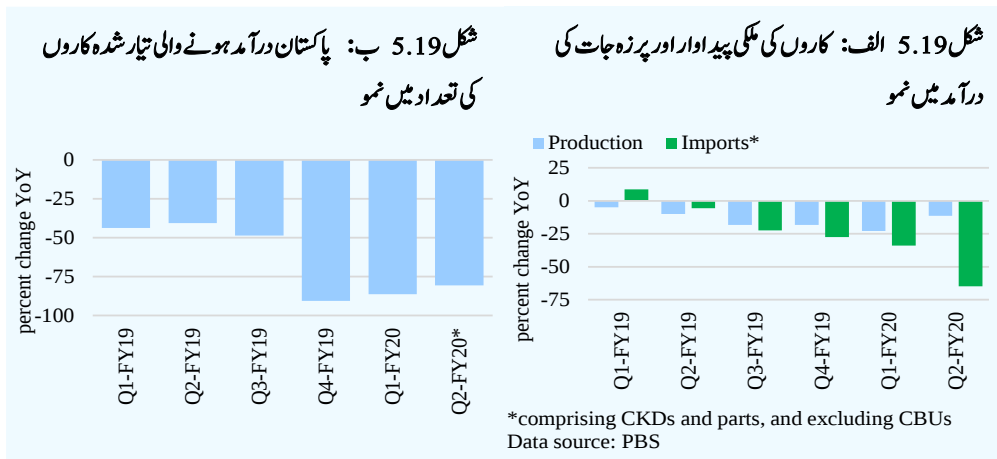
غیر توانائی درآمدات

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملک کی غیر توانائی درآمدات سال 15.9 فیصد کمی سے 17.0 ارب ڈالر تک گر گئیں۔ گذشتہ سال کی اسی مدت میں ہونے والی کمی کے مقابلے میں حالیہ کمی تقریباً دگنی ہے۔ تقریباً تمام ہی زمروں کی درآمدات میں کمی درج کی گئی خاص طور پر ٹرانسپورٹ کے اجزاء، لوہے اور فولاد، اور کھاد اور دیگر کیمیکلز کی درآمد کم ہوئی۔

ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات زیر جائزہ عرصے کے دوران 44.5 فیصد گر گئیں اور بیشتر کمی گاڑیوں کے زمرے میں ہوئی (جو کاروں، موٹر سائیکلوں، بسوں اور متعلقہ پرزوں پر مشتمل ہے)۔ نیز، سال گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ کمی گہری ہوتی گئی حتیٰ کہ مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں یہ درآمدات 11 سال کی پست ترین سطح پر آ گئیں۔ گاڑیوں کی درآمدات کار، جہان گاڑیوں کی مقامی پیداوار کے رجحان کے قریب قریب رہا ہے۔ جب اسمبلرز نے صارفین کی طرف سے طلب پست ہونے کے جواب میں اپنی پیداوار بتدریج کم کر دی تو درآمدی پرزوں کی طلب بھی کافی سکڑ گئی (شکل 5.19 الف)۔ مزید برآں، گفٹ اور بیج اسکیموں کے تحت کاروں کی درآمدات سے متعلق ضوابط سخت ہونے سے تیار شدہ گاڑیوں کی درآمدات بری طرح گھٹ گئی جیسا کہ شکل 5.19 ب سے ظاہر ہے۔

گاڑیوں کی پیداوار میں کمی اور تعمیری سرگرمیوں میں سست روی کے اثرات فولاد کی اشیاء کی درآمدات پر بھی پڑے، مقداری اعتبار سے جن میں زبردست کمی واقع ہوئی (جدول 5.8)۔ گاڑیوں کی صنعت کے لیے فولاد ایک اہم خام مال ہے، کار کے ڈھانچے، بینل اور دیگر

حصوں کی تیاری میں اسے استعمال کیا جاتا ہے۔³⁴ کوہے اور فولاد کی بڑھتی ہوئی درآمدات مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران 17.0 فیصد گر گئیں، اور یہ ساری کی ساری کی تیار مصنوعات کے ضمن میں ہوئی۔ گاڑیوں کے شعبے سے پست طلب کے علاوہ جب پاکستان نے ستمبر کے اواخر میں کینیڈا اور روس کی فولاد کی مصنوعات پر ایٹنی ڈپنگ ڈیوٹی عارضی طور پر نافذ کر دیں تو تیار مصنوعات کی درآمد بھی گھٹ گئیں۔ دریں اثنا فولاد کی مقامی فرموں کی طرف سے خام مال کی طلب بھی، جو اسکرپ کی شکل میں اور جہاز شکنی کے لیے پرانے جہازوں کی شکل میں ہوتی ہے، کم رہی کیونکہ گاڑیوں کے شعبے میں سست روی کے جواب میں فولاد ساز اداروں نے اپنی پیداوار گھٹادی۔



مشینری گروپ میں مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات 1.0 فیصد کمی سے 4.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 18.6 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ گذشتہ سال تمام ذیلی زمروں کی درآمدات میں خاصی کمی ہوئی تھی، اس سال برقی مشینری اور موبائل فون کی خریداری میں زبردست اضافہ ہوا۔

جہاں تک موبائل فون کا تعلق ہے، ان کی درآمدات میں 69.2 فیصد اضافہ حیرت انگیز ہے، کیونکہ صارفین کی قوت خرید کم ہو چکنے کے بعد یہ اضافہ تعجب خیز معلوم ہوتا ہے۔ اس کے دو عوامل ممکن ہیں: اول، پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن اتھارٹی کا ڈیوائس آئیڈنٹی فیکیشن رجسٹریشن اینڈ بلاکنگ سسٹم (ڈی آئی آر بی ایس) دسمبر 2018ء سے فعال ہوا اور اس نے غیر قانونی طور پر درآمد شدہ موبائل فون کو

³⁴ مثال کے طور پر عائشہ اسٹیل ملز لمیٹڈ نے فروخت میں اپنی پست کارکردگی کی ایک وجہ یہ بتائی کہ گاڑیوں کی صنعت میں خاصی سست روی آگئی تھی۔ کمپنی نے مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے لیے اپنی رپورٹ میں بتایا ”گاڑیوں کا شعبہ خاص طور پر بری طرح متاثر ہوا، چنانچہ ہمارے شعبے کے بنیادی خام مال کو لڈرولڈ کوائل کا استعمال کم ہو گیا۔ ان دونوں قسم کے بنیادی اداروں کو اپنی پیداوار کم کرنی پڑی اور قیمتوں میں کمی لانی پڑی۔“

شناخت کرنے کے بعد ان غیر رجسٹرڈ فون کو بند کرنا شروع کیا جو مقامی سم کارڈ استعمال کر رہے تھے۔ چنانچہ موبائل فون کی تجارت کا ایک نمایاں حصہ جو غیر قانونی ذرائع استعمال کر رہا تھا، ان اقدامات کے نتیجے میں باضابطہ ذرائع کی طرف منتقل ہو گیا ہے، جس سے باضابطہ درآمد کے اعداد و شمار میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ دوم، حکومت نے مالی سال 19ء کے بجٹ میں موبائل فون کی تجارتی درآمدات پر 3 فیصد ویلیو ایڈڈ ٹیکس ختم کر دیا تھا جس سے درآمدی لاگت معمولی سی کم ہو گئی تھی۔

برقی مشینری کے معاملے میں تفصیلی ڈیٹا ظاہر کرتا ہے کہ ہیوی ڈیوٹی (دس ہزار کلو واٹ سے زائد گنجائش والے) برقی ٹرانسفارمر اور متعلقہ آلات کی درآمدات میں اضافہ ہوا۔ ان اشیاء کی زائد درآمدات ملک میں، خصوصاً کراچی الیکٹرک کی طرف سے کراچی میں ترسیلی نیٹ ورک کی توسیع پر جاری کام کے عین مطابق ہے۔ نیز، نیشنل ٹرانسمیشن اینڈ ڈسٹری بیوٹن کمپنی (این ٹی ڈی سی) کے مطابق بجلی کی ترسیل کے 48 منصوبوں پر کام جاری ہے جن کی تکمیل مالی سال 20ء سے مالی سال 22ء تک ہو گی۔³⁵

دیگر اشیاء میں سے غذائی درآمدات مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران 13.5 فیصد کم ہو گئیں۔ پام آئل کی پست اکائی قیمتیں اس کا اہم عامل تھیں۔ پام آئل کی قیمتوں کی بنا پر درآمدی مالیت 9.6 فیصد گھٹ گئی اور درآمدی مقدار اس عرصے کے دوران بڑھنے سے جو معمولی اضافہ ہوا تھا، مذکورہ کمی نے اس کی بخوبی تلافی کر دی۔ پام آئل کے برعکس، دیگر غذائی اشیاء جیسے چائے اور دالوں کا درآمدی حجم اور اکائی قیمتیں دونوں گزشتہ سال سے کم رہیں۔ خاص طور پر چائے کی درآمد اس چھ ماہ کے دوران 24.1 فیصد گر گئی، اور پست درآمدی حجم نے اس سلسلے میں اہم کردار ادا کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ٹی کمپنیوں اور خردہ فروشوں نے گزشتہ سال ذخائر اکٹھا کر لیے تھے جب چائے کا درآمدی حجم نمایاں طور پر بڑھ گیا تھا، اور اب وہ نیا مال درآمد کرنے کے بجائے وہی ذخیرہ استعمال کر رہے ہیں۔³⁶

³⁵ ماخذ: این ٹی ڈی سی (<https://www.ntdc.com.pk/casa>)، 3 فروری 2020ء کو دیکھا گیا۔

³⁶ مالی سال 19ء کے پورے عرصے دوران کے چائے کا درآمدی حجم 22.5 فیصد بڑھا تھا، اور پھر مالی سال 20ء کی پہلی اور دوسری سہ ماہیوں کے دوران سال بھر گھٹ گیا تھا۔